الٰہی بخش جاراللہ

جلسۂ جشنِ آئین

روداد :

آئین کے بغیر ایک قوم ایسے سوار کی مانند ہے جس کا :

"نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں"

یہ تھا بے یقینی اور کس مپری کا عالم جس میں ہم نے سابقہ پچیس برس گزارے ۔ اور اس عرصے میں جن جن مصائب و مشکلات سے ہمیں دو چار ہونا پڑا ، اُن سے ہماری قوم کا ہر فرد شناسا ہے ۔ آئین سازی ہی وہ کام تھا جو آزادی کے بعد سب سے پہلے کیا جانا چاہیے تھا ، لیکن افسوس ہے کہ اسی کام میں ہم مسلسل مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کرتے رہے ، بالآخر فطرت کے اٹل قانون نے ہمیں شدید ترین مشکلات میں مبتلا کر دیا اور ہمیں خطرناک نقصان اٹھانا پڑا ۔ ہمارے ملک کا ایک حصہ ہم سے کٹ گیا اور دوسرے کے متعلق دشمنوں کے ناپاک عزائم نے ہمیں فکر مند کر دیا ہے ۔ پھر بھی ، ہم خدا کے شکر گزار ہیں کہ مایوسی کے اس دور میں اُس نے ہمارے لیے یقین و استحکام کی راہ پیدا کردی اور ملک کو ایسا آئین نصیب ہو گیا جو اس کی اُمنگوں کے مطابق ہے اور اس کے ساتھ عوام ایک قسم کی جذباتی وابستگی رکھتے ہیں ۔ یہ کامیابی اہلِ پاکستان کے حق میں اس قدر عظیم اور قابلِ فخر ہے کہ اس سلسلے میں وہ مسرت و مباہات کے جتنے بھی مظاہرے کریں ، ان کے لیے زیبا ہیں ۔ چنانچہ قوم پاک نے اس خوشی میں ہفتۂ جشن منایا ۔ اسی جشنِ آئین کی تقریبات کے سلسلے میں ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء کو جامعۂ اسلامیہ کی طرف سے جامعہ ہال میں تقریروں کا ایک پروگرام مرتّب کیا گیا جس کی

صدارت ہمارے ڈویژن کے کمشنر جناب ملک احمد خاں صاحب نے فرمائی۔ اس جلسے میں جامعہ کے تعلیمی و انتظامی عملے ، شہر کے معززین اور علماء و فضلاء نے شرکت کی ۔ صاحب صدر کے علاوہ :

جناب ڈاکٹر یو ۔ ایم ۔ سلیم خاں فارانی ، رئیس الجامعہ (وائس چانسلر) ، جامعۂ اسلامیہ بہاولپور ۔

جناب پروفیسر منور خاں صاحب ، پرنسپل ایس ۔ ای کالج ، بہاولپور ،

جناب صاحبزادہ عبدالرسول صاحب ، شیخ التاریخ ، جامعۂ اسلامیہ ، بہاولپور ،

پروفیسر الٰہی بخش جاراللہ ، استاذ ادب و زبان عربی

جناب پروفیسر کامل صاحب ، استاذ تاریخ ، ایس ۔ ای کالج ، بہاولپور نے اس جلسے سے خطاب کیا ۔

• • •

جلسے کی ابتداء تلاوت کلام پاک سے ہوئی ۔ جامعۂ اسلامیہ کے طالب علم قاری منظور احمد صاحب نے تلاوت کی ۔ اس کے بعد پروفیسر چراغ عالم ، (استاذ انگریزی) نے آئین پر اپنی نظم سنائی ۔ جو اس مجلے میں شائع کی جا رہی ہے ۔

جناب صاحبزادہ صاحب نے اس جلسے کے کنوینر کے فرائض سرانجام دیے ۔ موصوف نے پاکستان میں آئین سازی کی تاریخ کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے نہایت جامعیت اور اختصار کے ساتھ اس بات کا جائزہ لیا کہ ہماری قوم کو کن مراحل سے گزر کر تکمیل آئین تک رسائی نصیب ہوئی ۔ آپ کا مضمون اس مجلہ میں شامل ہے ۔

صاحبزادہ صاحب کے بعد جامعۂ اسلامیہ کے پروفیسر الٰہی بخش جاراللہ صاحب نے ''مثالی آئین کی خصوصیات'' پر نظریاتی بحث کرتے ہوئے واضح کیا کہ موجودہ آئین ایک منصفانہ اور قابل عمل دستور ہے جس پر تمام منتخب نمایندوں نے اتفاق کا اظہار کیا ہے ۔ یہ مضمون اس مجلہ میں موجود ہے ۔

پروفیسر منور خاں صاحب نے ''پاکستان میں آئین کی تدوین'' پر

اظہار خیال کرتے ہوئے نئے آئین کی تکمیل کے تمام مراحل پر روشنی ڈالی اور اس سلسلے میں آئین کمیٹی کے قیام اور اس کی کارروائی کا تفصیل سے ذکر کیا ۔ نیز اس کمیٹی کے طے کردہ اس اصول پر کہ ''پاکستان کا مستقل آئین وفاق و پارلیانی ہوگا جس میں انتظامیہ پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہوگی ،'' نہایت بسط سے تبصرہ کیا ۔ پروفیسر صاحب نے کمیٹی کی کامیاب کوششوں کی تحسین فرمائی ۔

آپ نے آئین کی معقولیت ، جامعیّت اور اسلامی ، وفاق اور جمہوری ہونے پر بھی سیر حاصل بحث کی ۔

پروفیسر کامل صاحب نے پاکستان میں آئین کی پچیس سالہ تاریخ کا مختصر جائزہ لیتے ہوئے ان حالات پر تفصیلی تبصرہ کیا جو ۱۹۷۱ع اور ۱۹۷۲ع میں رونما ہوئے ۔ ان حالات کے پیش نظر آپ نے آئین کے بن جانے کی اہمیت واضح کی اور اسے قومی استحکام اور ملی ترقی کے لیے بڑی نیک فال قرار دیا ۔

• • •

صاحب صدر کے صدارتی کلمات سے پہلے جناب ڈاکٹر یو ۔ ایم ۔ سلیم خان فارانی صاحب رئیس الجامعہ ، جامعۂ اسلامیہ ، بہاولپور نے آئین پر نہایت مختصر اور جامع انداز میں تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا :

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

آپ کے فرمودات کے اہم نکات درج ذیل ہیں :

— یہ امر باعث فخر و مباہات ہے کہ پاکستان کو اسلامی ، وفاق اور جمہوری دستور مل گیا ۔

— ہمارا تقاضا تھا کہ ہم نے جس مقصد کے لیے پاکستان حاصل کیا تھا ، اسی مقصد کے پورا کرنے میں مدد دینے والا آئین تیار ہو ۔ (یعنی اسلامی ہو) ۔

— ہمارا تقاضا تھا کہ ایسا آئین ہو جو ہمارے مختلف حصوں کو باوقار طور پر مربوط رکھے ''ہم ید علی من سواہم'' کی صورت رہے ۔ (یعنی وفاق ہو) ۔

— ہمارا تقاضا تھا کہ ایسا دستور ہو جو ہماری انفرادیت کا احترام کرتے ہوئے اور حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے اتحاد و اشتراک ِ عمل پر آمادہ رکھے اور ہمارے تمام کام باہمی مشاورت اور تعاون سے سرانجام پائیں - (یعنی جمہوری ہو) -

— چنانچہ ہم نے اس سلسلے میں قیام ِ پاکستان کے وقت سے کوششیں کرنا شروع کیں - لیکن معلوم نہیں :

- یا تو ہم صحیح طور پر عمل پیرا نہ تھے
- یا ہم مخلص نہ تھے
- یا ہم پر اغیار کا یا بھوتوں کا سایہ تھا

— پچیس سال ہم نے اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں ماریں لیکن بے سود - کبھی کبھار کچھ تعمیر کر بھی سکے تو پھر اپنے ہاتھوں اس تعمیر کو ڈھا دیا -

— دشمن ہماری تاک میں رہے اور ناجائز فائدہ اٹھانے کے علاوہ ہمیں بگاڑنے کی تدابیر کرتے رہے -

— آخرکار قدرت ِ کاملہ کو ہمارے حال ِ زار پر رحم آیا - اس کا فضل و کرم ہؤا اور باہم برسر ِ پیکار افراد ِ ملّت کو دست ِ غیب نے باہم جوڑ کر ہمیں ہمارے حسب ِ تقاضا دستور عطا فرما دیا جو اسلامی بھی ہے ، وفاقی بھی اور جمہوری بھی -

— یہ بڑی زبردست کامیابی ہے - اس کامیابی کی عظمت اغیار کے دلوں کی کیفیت سے معلوم ہو سکتی ہے - یہ ہمارے صدر پاکستان کا عظیم کارنامہ ہے جو تاریخ میں یادگار رہے گا -

— اب جب کہ ہمیں ہماری منشا کا متفقہ آئین مل گیا ہے ، ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو عملی جامہ پہنا کر دکھائیں -

— آئین نے ہمارا نصب العین واضح کر دیا ہے - ہمارے لیے نہج ِ زندگی متعین کر دی ہے اور لائحۂ عمل مرتّب کرنے کی صورت بنا دی ہے ، جس سے ہم اپنے آپ کو سنوار سکتے ہیں اور آئندہ

نسلوں کو بھی تیار کر سکتے ہیں ۔

— اب ہمارے لیے کوئی بہانہ کارگر نہیں ہوگا ۔

— اب دنیا دیکھنا چاہے گی کہ ہم کس طرح اپنے معاشرے کی تشکیل کرتے ہیں ، کس طرح ملک کے ہر پہلو کو فروغ دیتے ہیں ، کس طرح دنیا میں اپنا امتیاز قائم رکھتے ہیں اور کس طرح ترق کرتے ہیں ۔ آئندہ نسلوں کی کس طرح تعمیر کرتے ہیں اور کس طرح مستقل استحکام کا سامان کرتے ہیں ۔

— اللہ تعالی ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم دنیا کو یہ سب کچھ دکھا سکیں ۔

— آپ نے اپنے ارشادات کو کو ایک قطعہ اشعار پر ختم کیا جو آپ نے اسی موقع پر موزوں فرمائے تھے ۔ (ملاحظہ ہو اس مجلہ کا صفحہ ۱۱)

آخر میں صاحب صدر جناب ملک احمد خان صاحب کمشنر بہاولپور نے اپنے خطبہ صدارت میں فرمایا :

''آج سے پچیس برس قبل ہم سب نے انگریز اور ہندو کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لیے یہ نعرہ لگایا تھا :

''لے کے رہیں گے پاکستان ۔ دینا ہوگا پاکستان''

اس جہاد میں ہم کامیاب ہوئے اور خطہ پاک حاصل کر لیا جہاں ہم اپنے عقاید اور ثقافت کے مطابق زندگی بسر کر سکیں ۔ اس وقت قائد اعظم علیہ الرحمۃ سے کسی غیر ملکی صحافی نے پوچھا تھا کہ کیا اس ملک کا آئین بن جائے گا؟ تو انھوں نے فرمایا :

''جس قوم کی رہبری کے لیے کلام مجید ہو اور جس قوم کا ایمان اللہ تعالی کی ذات پر ہو اس قوم کو آئین تیار کرنے میں کیا دقت پیش آ سکتی ہے ۔''

مگر افسوس کہ قائد اعظم سے زندگی نے وفا نہ کی اور وہ ہم سے رخصت ہو گئے ۔ (اللہ تعالی انھیں غریق رحمت فرمائے ۔ آمین!) اس کے بعد جو

آئین نافذ کیے گئے وہ عدم ِمساوات یا آمریت کے شاہکار تھے اس لیے بیکار ہو کر رہ گئے ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ قائد ِ عوام صدر ِ پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کی انتھک کوششوں سے ہمارے ملک کو عوامی دستور ملا ۔ شاید ہی کسی ملک میں آئین مل جانے پر اس قدر خوشیاں منائی گئی ہوں جو آج پاکستان کے قریے قریے ، کوچے کوچے میں منائی جا رہی ہیں ۔ ہر سمت خوشی و شادمانی کی لہر دوڑ چکی ہے ۔ ہمارے ملک کو جس قدر اور جتنی اتحاد کی آج ضرورت ہے ، وہ پہلے کبھی نہیں تھی ۔ مشرق پاکستان ہم سے علیحدہ ہو گیا ۔ اب باقی ماندہ ملک کو اکٹھا رکھنا ہے اور اس کی تعمیر ِ نو ایک زبردست ولولے اور استقلال سے شروع کرنی ہے ۔

جب قائد ِ عوام نے ملک کی باگ ڈور سنبھالی تو ہماری ناؤ چاروں جانب سے گرداب میں گھری ہوئی تھی مگر یہ قائد عوام کی ولولہ انگیز قیادت تھی کہ ہم اب اپنے مستقبل پر اعتماد اور استقلال کی نگاہ ڈالتے ہیں ۔ قائد ِ عوام کو نامساعد حالات کا سامنا کرنا پڑا مگر بقول ِ شاعر :

پائے استقلال میں لغزش نہ تھی ، جنبش نہ تھی
گو چلیں باد ِ مخالف کی ہزاروں آندھیاں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آئین مبارک فرمائے اور ملک کی ترقی کے لیے ہم دن رات محنت سے کام کریں ۔ اس قلیل عرصے میں آپ کی حکومت نے عوام کے لیے ، طلبہ کے لیے ، کسانوں اور مزدوروں کے لیے جو اصلاحات نافذ کی ہیں ، وہ آپ سب پر روشن ہیں ۔ اللہ کرے ہمارا ملک خوش حالی کی راہ پر گامزن رہے ۔ آمین !

• • •

صاحب ِ صدر کے ارشادات پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا اور تمام مدعوین چائے نوشی کے لیے تشریف لے گئے ۔

جلسہ نہایت کامیاب رہا اور خوش گوار ماحول میں اختتام پذیر ہوا ۔

(ایڈیٹر)